روزنامہ الفضل قادیان — ۵ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات کی وباء

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان ایام میں جب جنگ نے دُنیا میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ ہر طرف منڈلا موت لگ رہی ہے۔ کوئی خطہ ایسا نہیں۔ جو بلاواسطہ یا بالواسطہ جنگ کے المناک اثرات سے بچا ہُوا ہو۔ اور کوئی ملک ایسا نہیں۔ جو اپنی حفاظت کے سامان فراہم کرنے میں منہمک نہ ہو۔ ہندوستان فرقہ وارانہ فسادات کی وبا کا شکار بنا ہُوا ہے۔ بعض سیاسی لیڈر (اور وُہی اپنے آپ کو اہلِ ہند کے اصلی نمائندے بتاتے ہیں) حکومتِ برطانیہ تو یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کو آزادی دینے کا ابھی سے اعلان کر دیا جائے۔ تب وُہ جنگ جیتنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہندوستانیوں کی اس بے بسی میں جب یہ حالت ہے کہ ناحق ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اور کسی کو بغیر کسی قصور کے محض مسلمان یا ہندو ہونے کی وجہ سے موت کے گھاٹ اُتار دینا معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ اور اُسے بہت بڑی قومی اور مذہبی خدمت قرار دیا جاتا ہے۔ تو آزادی حاصل ہو جانے کی صورت میں ایک دُوسرے کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔

قومی اور ملکی طور پر آزادی حاصل کرنا۔ اور اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے کا حق حاصل کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر ترقی کے میدان میں آگے بڑھنا تو الگ رہا۔ متمدن قوموں کے دوش بدوش چلنا بھی ناممکن ہے لیکن باہمی اتفاق و اتحاد اور رواداری پیدا کرنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر اول تو کوئی ملک آزادی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر کر لے تو اسے قائم نہیں رکھ سکتا۔ لیکن افسوس کہ سیاسی لیڈر اس طرف توجہ نہیں کرتے حتیٰ کہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں میں بھی اس وقت تک نہ صرف اتحاد اور اعتماد نہیں پیدا کر سکے۔ بلکہ ان کی کشیدگی اور تنفر کو بھی دُور نہیں کر سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آئے دن کسی نہ کسی شہر میں ہندو مسلم فسادات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں فریقین کو جانی اور مالی نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اور آخر حکومت طاقت کے زور سے ہندو مسلمانوں کو انسانوں کی طرح رہنا سکھاتی۔ اور امن قائم کرتی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اہلِ ہند کی اس افسوسناک حالت کو دیکھ کر بارہا کئی تجاویز پیش فرمائی ہیں۔ اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ عمل بھی کرا رہے ہیں۔ چنانچہ بانیٔ اسلام کی سیرت کے متعلق جلسے جن میں غیر مسلم اصحاب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اور معزز غیر مسلم اصحاب سے تقریریں کرائی جاتی ہے۔ اسی طرح بانیانِ مذاہب کی خوبیاں بیان کرنے کے جلسے کئے جاتے ہیں۔ تا کہ سب مذاہب کے لوگوں کے آپس کے تعلقات خوشگوار ہوں۔ اس قسم کے جلسے ہر سال ایک مقررہ تاریخ پر نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی جہاں جہاں احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ کئے جاتے ہیں اور بہت سے غیر مسلم معززین ان جلسوں میں شریک ہو کر تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد اور رواداری پیدا کرنے کی یہ بہترین تجویز ہے۔

اس سلسلہ میں عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تجویز بھی پیش فرما چکے ہیں۔ کہ اگر کسی جگہ خدانخواستہ ہندو مسلم فساد ہو جائے۔ تو اسے دُور کر کے امن قائم کرنے۔ اور آئندہ اس قسم کے خطرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مفسد عنصر کی پُر زور مذمت کی جائے اور یہ مذمت اس رنگ میں ہو کہ ہندو فتنہ پردازوں کے خلاف معزز۔ اور بااثر ہندو آواز اٹھائیں۔ اور مسلمان کہلانے والے فسادیوں کے متعلق مسلمان معززین نفرت کا اظہار کریں۔ اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ اور مفسدین کو نہ صرف کیفرِ کردار سے بچنے کی کوئی سہولت نہ مہیا کی جائے۔ بلکہ علی الاعلان ان کی مذمت کی جائے۔ اور انہیں ملک اور قوم کے دُشمن قرار دیا جائے تو فرقہ وارانہ فساد بہت حد تک دُور ہو سکتے ہیں۔

حال میں امرتسر کے فرقہ وارانہ فسادات کے تذکرہ میں مذکورہ بالا تجویز کی اہمیت کا اعتراف حسبِ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:-

"جب تک ہندو غنڈا ہندو بدمعاشوں کی مذمت نہیں کرے گی۔ اور مسلم جمہور مسلمان غنڈوں کے خلاف آواز نہیں اٹھائیں گے۔ فرقہ وارانہ فسادات کا سدباب ہرگز نہ ہو سکے گا بلکہ مفسدوں کی حوصلہ افزائی ہوتی رہیگی۔" (شہباز ۲۵۔ جولائی)

اب جبکہ اس تجویز پر عمل کرنے کی ضرورت ہس در

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ وفا ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو آج بفضلہ تعالےٰ بخار سے آرام ہے۔

آج محلہ دار الفضل میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ ہوا جس میں ناخواندہ عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی گئی۔

آج صبح کسی قدر بارش ہوئی ؎

تفسیر کبیر جلد ۳ رعایتی قیمت پر

لنڈن سے ڈاکٹر سلیمان عمر صاحب نے کچھ روپے تفسیر کبیر کی اشاعت کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ لہٰذا ایسی جماعتیں جن کا کوئی فرد بھی اب تک بوجہ عدم استطاعت تفسیر کبیر نہیں خرید سکا۔ ان کو نصف قیمت ادا کرنے پر تفسیر کبیر جلد ۳ کا ایک نسخہ دیا جائے گا۔ تاکہ وہ جماعت اس کے ذریعہ سے درس جاری کر سکے۔ لہٰذا جو جماعتیں اب تک تفسیر سے محروم ہیں۔ ان کو اپنی درخواست پندرہ یوم کے اندر پریذیڈنٹ صاحب انجمن کی تصدیق و سفارش سے بمعہ نصف قیمت مبلغ تین روپے کے بھیجدیں۔ اور جو جماعتیں اس قدر قیمت بھی ادا نہ کر سکیں۔ وہ جس قدر بھی رقم ادا کر سکتی ہوں اس سے اطلاع دیویں۔ تاکہ اگر ان کے حالات مزید رعایت کے مستحق ہوں تو انہیں ملحوظ رکھ کر اسی قیمت پر تفسیر کا نسخہ ان کو دے دیا جائے۔ خرچ ترسیل کتاب بہر حال بذمہ خریدار ہوگا۔ جو ڈاک کی صورت میں ایک روپیہ پانچ آنہ کے قریب ہے۔ اور بذریعہ ریلوے منگوانے کی صورت میں [illegible] فاصلہ ہوگا۔ ۱۰۰ میل کے فاصلہ تک کے دوستوں کو بذریعہ ریل منگوانے میں کفایت رہے گی۔ انچارج تحریک جدید

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب پنشنر

اور

ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح لاہور

جناب خان بہادر صاحب۔ آپ نے میرے نوٹس مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۴۱ء کا جو جواب اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۲ جولائی میں دیا ہے وہ میرے مطالبہ کو پورا نہیں کرتا۔ آپ نے مجھ پر مبلغ پانصد روپے قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد سے وصول پانے کا بہتان باندھا ہے۔ اور یہ کہ اس کے معاوضہ میں میں نے بیعت خلافت کی ہے۔ آپ نے جواب نوٹس میں وہی بات دہرائی ہے اور لکھا ہے کہ اگر از روئے ایمان آپ نے یعنی میں نے اس وجہ سے تغیر قبول نہیں کیا۔ جو میرے خط میں درج ہے۔ یعنی مبلغ پانصد روپیہ نہیں لیا وغیرہ وغیرہ پس یہ فقرہ باوجود میری طرف سے تردید ہو جانے کے دوبارہ اعادہ بہتان ہے۔ لہٰذا میں آپ کو مزید موقعہ دیتا ہوں۔ کہ اس بہتان کی بلا شرط تردید فرمائیں اور معافی مانگیں۔ اور اگر مگر کے الفاظ سے معاملہ کو مشکوک نہ کریں۔ نیز ایڈیٹر صاحب بھی معافی مانگیں۔ جو اشاعت بہتان کے جرم میں مساوی شریک ہیں۔ ورنہ میں مجبور ہونگا۔ کہ درست جواب نہ ملنے پر مناسب چارہ جوئی کا طریق اختیار کروں۔

خاکسار صاحبزادہ سیف الرحمٰن از بازید خیل ضلع پشاور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سفر دینداری کی نیت سے کرو

"آپ سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں۔ دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے۔ وہ گناہ ہوتا ہے۔ اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کا ہووے۔ ہر ایک مجلس میں اس نیت سے جاوے۔ کہ کچھ پہلو دین کا حاصل ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنایا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسنے عرض کیا۔ کہ آپ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ کے قدموں سے برکت ہو جب وہاں حضرت گئے تو آپ نے ایک دریچہ دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں رکھا ہے۔ اس نے عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر تو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے۔ تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا" (البدر ۲ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۷)

ڈاڑھی میں راستبازوں کا طریق

"بعض انگریز تو ڈاڑھی اور مونچھ سب منڈوا دیتے ہیں۔ وہ اسے خوبصورتی خیال کرتے ہیں۔ اور ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت آتی ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینی چاہیئے۔ ایک مشت رہے خدا نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھ دیا ہے۔"

(البدر ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۱)

ایڈیٹر صاحب اخبار نور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کے دربار میں

۲۵ جولائی ۵ بجے ہز ہائی نس شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر آف جموں و کشمیر نے جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کو باریابی کا فخر بخشا۔ اور انہوں نے قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کا بابرکت تحفہ پیش کرنے کا فخر حاصل کیا۔ جسے ہز ہائی نس نے کمال خندہ پیشانی سے قبول فرمایا۔ اتفاق حسنہ سے کرنل سر کامیش نارائن ہاکسر صاحب جو گوالیار اور بیکانیر میں پرائم منسٹر رہ چکے ہیں۔ اور آج کل یوراج بہادر کشمیر کے گارڈین ہیں وہیں موجود تھے۔ انہوں نے ترجمہ کا ایک سالم رکوع پڑھا۔ اور فرمایا کہ بلاشبہ اس ترجمہ کی ہندی بہت اعلےٰ اور پاکیزہ ہے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے بھی مجھ سے اس ترجمہ کی بہت تعریف کی تھی۔ بلاشبہ احمدیہ جماعت ایسا بلند پایہ اور پاکیزہ لٹریچر چھپا کر کے ملکی اتحاد کے کاز کو بہت مضبوط بنا رہی ہے۔

ہز ہائی نس قریباً آدھ گھنٹہ مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے رہے۔ جناب سردار صاحب کو گورنمنٹ سرکٹ ہاؤس میں جو بہترین کوٹھی ہے ٹھہرایا گیا۔ اور نیڈو ہوٹل میں جو کشمیر بھر میں سب سے بہترین ہوٹل ہے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قریباً ہر ماہ کے شروع میں آپ احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مجلس کی مساعی کی رپورٹ ہر مہینہ کے پہلے عشرہ تک دفتر خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیا کریں۔ اسی طرح اب پھر بطور یاد دہانی تحریر ہے۔ کہ ماہ وفا ختم ہو رہا ہے۔ اس ماہ کی مساعی کی رپورٹ زیادہ سے زیادہ ۱۰ ظہور ۱۳۲۲ ہش تک مرکز میں بھجوا دیں۔ مرکز کو رپورٹیں حاصل کرنے میں دیر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے مرکزی رپورٹ بھی دیر سے تیار ہوتی ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کی توجہ رپورٹ باقاعدہ بھجوانے کی طرف مبذول کراتے ہوئے معروض ہوں۔ کہ اپنے کاموں میں باقاعدگی پیدا کریں رپورٹ باقاعدہ بھجوانا بھی استقلال کو چاہتا ہے۔ اپنے اندر استقلال پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ خاکسار [illegible] جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

سوالات کے جواب

آیت میثاق النبیین میں کونسا نبی مراد ہے؟

(۳)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اتنا بھی نہ سوچا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز ہیں۔ تو اس صورت میں اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوتے۔ تو کیا اس وقت دو وجود الگ الگ متبائن اور متمائز صورت میں دکھائی دیتے۔ ہرگز نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہوتا۔ ہاں اگر اصل اور ظل کی دو حیثیتیں الگ الگ بھی تسلیم کی جائیں۔ تاہم اصل چونکہ ظل پر مقدم ہوتا ہے۔ اس لئے اس بعث ثانی میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر آتے ہیں۔ اگر اس بعث ثانی میں بروزی صورت کے بغیر اصل صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ظہور فرما ہوتے۔ تو پھر بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پائے جاتے۔ اس صورت میں اصل کی موجودگی میں بروز کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ اور اگر بفرض تسلیم دونوں ہوتے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت اور اتباع فرماتے۔ جیسا کہ ظل اپنے اصل کی تابع ہوتا ہے۔ باقی رہا ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ نجات کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے۔ مگر کیا انہوں نے قرآن کریم میں اٰمن الرسول بما انزل الیہ نہیں پڑھا۔ کہ خدا کے رسول کو بھی مومنوں کی طرح جو کچھ بھی خدا کی طرف سے اس پر نازل کیا جائے۔ اس پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اور اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پر بھی ایمان لائے۔ بلکہ امت کے دوسرے محمدی خلفاء پر بھی نص قرآن کے رُو سے ایمان لانے والے تھے۔

لیکن تعجب ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کی پیشگوئی پر ایمان لانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز نہیں۔ حالانکہ کل اٰمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ پر ایمان لانے والوں میں خدا تعالیٰ نے اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کی آیت کے رُو سے مومنوں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ایمان لانے کے لئے مکلف فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یقیناً خدا کے رسولوں میں سے تھے۔

پس اس صورت میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یہ خیال کیا جائے کہ آپ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یا آپ کی پیشگوئی پر ایمان لانا ناجائز ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نص قرآنی کے رُو سے بہت بڑا حملہ ہے۔ پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پر جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائیں۔ لیکن جب بصورت تسلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہو۔ تو اس وقت آپ کا انکار فرمائیں۔ کیا حضرت موسےٰ علیہ السلام باوجودیکہ حضرت ہارون ان کے وزیر تھے۔ اور ان سے کمتر درجہ کے رسول تھے۔ ان کے رسول ہونے پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت حضرت لوط نبی اور رسول تھے۔ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے نبی اور رسول ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ حالانکہ حضرت لوط حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت کمتر درجہ کے نبی اور رسول تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات یعنی علم و عرفان کا بحر بیکراں

آقائنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس وجود کے ذریعہ ہمیں جو بے شمار فوائد اور برکات حاصل ہو رہی ہیں۔ حضور کا "خطبہ جمعہ" ان میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خطبہ علم و عرفان کا ایک بحر بیکراں ہوتا ہے جس سے ہر احمدی اپنی اپنی استعداد اور اخلاص کے مطابق استفادہ حاصل کرتا ہے۔ اگر ہم اپنے قلوب کو ٹٹولیں اپنے خیالات و افکار کا جائزہ لیں۔ اپنے ایمان اور ایقان کی مختلف کیفیات پر نظر ڈالیں۔ تو یقیناً سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا ایک نہایت گہرا مستقل اور عظیم الشان اثر اپنے دل و دماغ پر چھایا ہوا محسوس کریں گے۔ میں اپنے فہم کے مطابق چند باتیں عرض کرتا ہوں:۔

(۱) ہم قرآن مجید کے نئے نئے علوم اور معرفت سے لبریز حقائق و معارف سے آشنا ہوتے ہیں جن سے نہ صرف ہمارے ایمانوں میں ترقی ہوتی ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی حکیم کتاب پر خود غور کرنے اور اسے فہم و تدبر سے پڑھنے کی صلاحیت بھی حاصل ہوتی ہے۔

(۲) یہ خطبات ہمیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس عہد سے حضور کے صحابہ اکرام کی محیر العقول جان نثاریوں اور حیرت انگیز کارناموں سے اپنی شاندار قومی و ملی تاریخ کے چیدہ چیدہ واقعات سے واقف کرتے ہیں حتیٰ کہ ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان خطبات کو بالتزام پڑھنے سے ہم تاریخ اسلام کے معتد بہ حصہ سے خوب واقف ہو گئے ہیں۔

(۳) یہ خطبات ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک عہد کی مبارک باتوں سے حضور کی زندگی کے اہم اور ایمان افروز واقعات سے آگاہ کرتے ہیں۔ جن سے ہم اپنے ایمانوں میں نئی قوت اور تازگی محسوس کرتے ہیں۔

(۴) احمدیت کے عظیم اور نازک فرائض کو سرانجام دینے میں ہم سے ہزاروں کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں سینکڑوں کمزوریاں اور نقائص پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارا پیارا امام ہماری حالت سے خوب واقف ہے وہ ایک طرف تو رحیم و کریم باپ کی طرح رات کی تاریکیوں میں اُٹھ کر ہماری بہتری اور ترقی کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ جبکہ ہم خواب غفلت میں پڑے سو رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف اپنے بصیرت افروز خطبات کے ذریعہ حکیمانہ انداز میں ہماری کمزوریوں اور نقائص کا ساتھ کے ساتھ علاج بتاتا جاتا ہے۔ دنیا کے جھمیلوں میں پھنس کر گندے اور خطرناک ماحول میں رہ کر ہمارے قلوب پر جو زنگ لگ جاتا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ہر سات دن کے بعد آتا ہے۔ اور ہمارے قلوب کو ان گندے اور مہلک اثرات سے پاک کر دیتا ہے۔ یہ خطبہ یقیناً ہر احمدی کے لئے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنے عیوب کو دیکھ کر ہر وقت ان کی اصلاح کر سکتا ہے۔

(۵) یہ خطبہ صرف دینی امور میں ہی ہماری راہنمائی نہیں کرتا۔ بلکہ دنیوی امور میں بھی ہمارے لئے بہترین راہنما کا کام دیتا ہے۔ جو لوگ التزام کے ساتھ ان خطبات کو پڑھتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ خطبات ہمیں دنیا کی تاریخ کے اہم واقعات سے۔ موجودہ زمانہ کے علمی مسائل اور سیاسی تحریکات سے بھی روشناس کرا دیتے ہیں۔ اور پھر ان کے حسن و قبح کے متعلق احمدیت کے مخصوص نقطۂ نگاہ سے جو گراں قدر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ اس کا پایہ تو اس درجہ بلند ہوتا ہے کہ چوٹی کے مدبرین اور مفکرین بھی اسے پڑھ کر اپنے علم و فضل کے لئے ایک نئی روشنی اور بصیرت پا سکتے ہیں۔

(۶) سب سے بڑا اثر ان خطبات کا یہ ہے کہ یہ آہستہ آہستہ ہماری ذہنیتوں کو بدل رہے ہیں۔ ہمارے خیالات و افکار میں پاک تبدیلی کر رہے ہیں اور ہمیں احمدیت کے رنگ میں رنگین کر رہے ہیں۔ آج جو روحانیت یکجہتی۔ وحدت۔ ڈسپلن اور جذبۂ قربانی وغیرہ نعمتیں ہمیں حاصل ہیں۔ مشکلات کے ہجوم میں ہمیں جو اطمینان اور سکینت حاصل ہوتی ہے یقیناً یہ سب کچھ بڑی حد تک ان خطبات کا نتیجہ ہے۔

غرض ان خطبات سے ہم نے دین بھی سیکھا۔ دنیا کے علوم بھی سیکھے۔ اور آج ہم علے وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہمارے اولوالعزم خلیفہ کے خطبات سچ مچ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر ہوتے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حضرت امیر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنے کی خاطر غیر احمدی اور غیر مبایعین ایک ہی صف میں

ایک غیر احمدی مولوی کا خط

اخبار "پیغام صلح" نے ۱۷ جولائی میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے ایک غیر احمدی مولوی حافظ گوہر دین صاحب کا خط شائع کرایا ہے۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ موضع ورک میں احمدی مبلغ مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل نے تقریر کی۔ جس میں میں بھی شریک ہوا۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

"مجھ سے پہلے ہی مولوی صاحب کی تقریر ہو رہی تھی۔ آیت ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً زیر بحث تھی۔ مولوی صاحب نے دوران تقریر میں نتیجہ بیان کیا۔ کہ اب اس وقت مرزا صاحب رسول اور نبی ہیں۔ مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے دنیا تباہ ہو رہی ہے"۔

حافظ گوہر دین صاحب احمدی مبلغ کے اس استدلال کا ذکر کر کے مولوی محمد علی صاحب کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ

"میں نے کہا مولوی صاحب کرے کوئی۔ اور بھرے کوئی۔ انکاری پنجاب اور ہندوستان آگ برسے یورپ پر۔ خیر یہ آپ کا حسن ظن ہے۔ بھلا آیت مذکورہ سے رسالت کہاں سے نکلتی ہے۔ یہ تو تحریف قرآن ہے آیت کا سیاق و سباق ملا کر نتیجہ سمجھنا چاہیئے"

(پیغام صلح ۱۷ جولائی)

مولوی محمد علی صاحب اس خط کو اخبار "پیغام صلح" میں بغیر کسی ضمیمہ یا تشریح یا تردید کے شائع کرتے ہیں۔ جس کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حافظ گوہر دین صاحب کے جواب اور ریمارکس پر خوش ہیں۔ اور ان سے اتفاق کے اظہار کے لئے اس خط کو بجنسہٖ اخبار میں شائع کراتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے دو اعتراضات

حافظ گوہر دین کی حیثیت تو ثانوی ہے دراصل مندرجہ بالا دونوں اعتراضات غیر مبایعین کے اپنے اعتراضات ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب آیت وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

(۱) "اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین اس مقام پر ہے۔ جہاں عذاب آئے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے۔ یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے۔ اور اس سے دلیل یہ لی جائے۔ کہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو۔ تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث ہونا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا۔ جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یورپ یا اٹلی میں آنا چاہیئے تھا"

(بیان القرآن صفحہ ۱۱۱۷)

(۲) "اب جو عذاب آ رہے ہیں۔ اگر ان کے لئے کوئی نیا رسول پیدا ہونا ضروری ہو چکا ہے۔ تو اب آئندہ رسول کی کب ضرورت ہوگی۔ آیا یہ قانون تیرہ سو سال کا بن جائیگا؟ ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتانا ہے۔ کہ مذہب علم نہیں بلکہ کھیل ہے"۔ (بیان القرآن ص۱۱۱۸)

ناظرین غور فرمائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب اور حافظ گوہر دین صاحب کے اعتراضات دراصل ایک ہی منبع سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور باہم متشابہ ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حافظ گوہر دین اور مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک آیت وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً سے یہ استدلال کرنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے باعث دنیا میں عذاب آ رہے ہیں۔ اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ "مذہب سے کھیل" اور "تحریف قرآن" ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے پہلے اعتراض کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) "بعض نادان کہتے ہیں۔ کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر انسان تو آپ کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ پھر وہ لوگ زلازل اور آتش افشاں پہاڑوں سے کیوں ہلاک ہوئے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ اپنے کثرت گناہوں اور بدکاریوں کی وجہ سے اس لائق ہو چکے تھے۔ کہ دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا جائے۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا۔ اور اس قوم کو ہزارہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت کی گئی۔ تب وہ وقت آ گیا۔ کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔ اور یہ بات سراسر غلط ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ میرے نام سے بھی بے خبر ہیں"

(ب) "ماسوا اس کے ہر ایک کو معلوم ہے کہ حضرت نوحؑ کے طوفان نے ان لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ جن لوگوں کو حضرت نوح کے نام کی خبر بھی نہیں تھی۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا جب تک کہ پہلے اس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا۔ پس ان پر جو عذاب نازل ہوا صرف میرے دعوے کے بعد ہوا"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۵۲-۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے دوسرے اعتراض کا جواب

مولوی محمد علی صاحب اور حافظ گوہر دین صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ آیت قرآنی وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً سے مسیح موعود کی رسالت پر استدلال کرنا "مذہب سے کھیل" اور "تحریف قرآن" ہے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہو گا کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑے گی۔ اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیج دیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے جیسا کہ زمانہ کے گزشتہ واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

ان کلمات سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف کو "غور اور ایمانداری" کے ساتھ پڑھنے والا وہ اعتراض نہیں کر سکتا۔ جو مولوی محمد علی صاحب یا حافظ گوہر دین صاحب نے کیا ہے۔ بلکہ اس اعتراض سے "صریح تکذیب کلام اللہ" کی لازم آتی ہے۔

غیر مبایعین کے سامنے ایک سوال

ہنوز بہت سے غیر مبایع بھائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم عدل ماننے کا دعوے کرتے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ وہ آئیں اور خدارا غور کریں کہ مولوی محمد علی صاحب غیر احمدیوں کی ہمنوائی میں کیا غضب کر رہے ہیں۔

مولوی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح مخالفت کرتے ہیں۔ اور آپ کے بیان فرمودہ استدلال کو (خاکش بدہن) "مذہب سے کھیل" اور "تحریف قرآن" قرار دیتے ہیں۔ تم میں سے کوئی اٹھے اور بتائے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا حوالہ جات میں آیت وماکنا معذبین حتٰی نبعث رسولاً سے اپنی رسالت کا استدلال کیا ہے۔ یا نہیں۔ نیز یہ کہ حضور نے دنیا کے موجودہ عذابوں کو اپنی تکذیب کا نتیجہ قرار دیا ہے یا نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات ہی ہے۔ تو وہ شخص کس قدر افسوسناک فعل کا مرتکب ہے۔ جو اس استدلال اور بیان کو "مذہب سے کھیل"۔ "خدا کی حکمت سے بعید" اور "تحریف قرآن" قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو آیت وَمَا کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً کے رو سے مسیح موعودؑ کی رسالت کے انکار کو "صریح تکذیب کلام اللہ" فرمائیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کہیں کہ اس آیت سے ایسا استدلال کرنا "تحریف قرآن" ہے۔ آہ! اتنا ظلم!! غیر مبایع دوستو! تم خدا کے مسیح موعودؑ کو سچا مانو گے یا مولوی محمد علی صاحب اور حافظ گوہر دین کی پیروی کرو گے بہر حال دو متناقض بیانات میں سے ایک کو ہی درست قرار دیا جاسکتا ہے

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

دو الفاظ کی تصحیح

۱۴ رجون کے "الفضل" میں تقرر عہدیداران کی جو فہرست شائع کی گئی ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ لکھنؤ کے عہدیداروں کے نام بھی درج ہیں۔ ان میں سے ضیاءاللہ صاحب کے متعلق مرزا حسام الدین صاحب لکھتے ہیں کہ وہ محاسب نہیں امین ہیں۔ اور مختار احمد صاحب قریشی کے نام کیساتھ جو "حکیم" لکھا گیا ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ وہ حکیم نہیں۔ انہوں نے لکھنؤ میں مسیح الملک دواخانہ دہلی کے نام سے دوکان کھولی ہے۔ (ناظر اعلےٰ)

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

جہلم و گجرات

مولوی ابوالعطاء صاحب نے جہلم کے ایک پبلک جلسہ میں صداقت اسلام پر تقریر کی۔ اور ایک صاحب کے سوالات کے جواب دئیے۔ مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کے جلسہ کا انعقاد کر کے احمدی مستورات کی ذمہ واریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ نیز احباب جماعت کا اجتماع کر کے نظام سلسلہ کی پابندی کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے جماعت سے دو تجاویز پاس کرائیں (۱) احمدی نوجوانوں کو تبلیغ کیلئے ٹرینڈ کیا جائے (۲) افراد جماعت کے علاوہ مسجد کے پتہ پر روزنامہ الفضل جاری کرایا جائے۔ مؤخرالذکر کی تعمیل کے لئے اسی وقت احباب جماعت نے چندہ لکھوایا۔

مسجد احمدیہ گجرات میں خدام احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ میں خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض پر مفصل تقریر کی۔ اور جو اس مجلس کے ممبر نہیں بنے تھے انہیں اس مجلس کے ممبر بننے کی ترغیب دی

چلیبہ

۱۲-۱۳-۱۴ر وفا کو سالانہ اجلاس ہوا تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے ہر سہ روز "ہم سب کو محبت سے رہنا چاہئیے" "حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی آج جملہ اقوام کے لئے شفیع ہو سکتے ہیں" اور "آخری پیغام" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اور گنج لال ہندو (جو اپنے تئیں "رب قادیان" کہتا ہے) کے جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلائے ہوئے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ موجودہ نازک زمانہ میں ایسے فتنہ پرداز مقرروں کو سختی سے روکنا چاہئیے۔

انبالہ

۱۸ و ۱۹ وفا مولوی محمد حسین صاحب نے پہلے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک شان کے موضوع پر۔ اور دوسرے روز اسلام ہی زندہ مذہب ہے کے موضوع پر تقاریر کیں۔

بارہمولا (کشمیر)

۱۹ر احسان تا ۱۹ وفا۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر کے ہمراہ چھ مقامات کا دورہ کیا۔ خصوصاً ان مقامات میں جہاں غیر احمدی مولویوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف غلط بیانیوں سے لوگوں کو اس قدر متنفر کر رکھا تھا۔ حتّٰی کہ لوگ احمدیوں کی بات بھی سننا پسند نہ کرتے تھے آپ نے طبی کمالات کی وجہ سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا۔ یہاں تک کہ لوگ خود آپ کے پاس آکر حق سنتے۔ تین اشخاص فارم بیعت پر کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ غیر احمدی مولویوں کو گفتگو کے لئے بلایا۔ لیکن ان کے گریز کے باعث لوگ علی الاعلان انہیں کوسنے لگ گئے۔

کنڈاگھاٹ پٹیالہ

سید محمد سعید سلیم صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔ سولن میلے میں ایک سو سے زیادہ۔ اردو۔ گورمکھی۔ ہندی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ گرجا گھر میں عیسائیوں کے عام جلسہ میں جاکر عیسائی مذہب کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جس پر پادری صاحب سے سلسلہ گفتگو شروع ہوگیا میں نے انجیل سے بتایا کہ مسیح ثانی کی آمد کا یہی وقت ہے۔ اور مسیح ناصری کی وفات ثابت کی۔ پادری صاحب سے جب ان باتوں کا جواب نہ بن پڑا۔ تو شور مچا دیا۔ مرزائی ہے مرزائی ہے اس کی باتیں نہ سنو۔ اس پر سارے مجمع نے کہا آپ ان سوالوں کا جواب دیں۔ خواہ مرزائی ہو یا کوئی اور۔ اس کے علاوہ فرداً فرداً بھی لوگوں کو تبلیغ کی۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے کنڈاگھاٹ میں بھائی عبدالغفور صاحب نے اپنے مکان پر چائے کی دعوت پر لوگوں کو بلاکر تبلیغ کی۔ خاتم النبیین کی حقیقت اور وفات مسیح ناصری ان پر واضح کی گئی

(ناظم نشر و اشاعت)

چھ ماہ میں ایک ہزار اصحاب نے بیعت کی

رپورٹ مقامی تبلیغ بابت ماہ جون ۱۹۴۱ء

صیغہ مقامی تبلیغ کی کوششوں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے یکم جنوری ۱۹۴۱ء سے آخر ماہ جون ۱۹۴۱ء تک اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک ہزار اشخاص نے بیعت کی ہے۔ اللّٰھم زدفزد۔ ہر ماہ کی رپورٹ ماہ بماہ شائع ہوتی رہی ہے اب ماہ جون ۱۹۴۱ء کی رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔ ماہ جون میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے یکصد اشخاص نے بیعت کی۔

اس عرصہ میں ۱۹ ایسے دیہات میں بیعت ہوئی ہے جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔ بیعت کنندگان میں معزز زمیندار افراد کے علاوہ ایک باحیثیت زمیندار اور معزز سرکاری ملازم بھی ہے۔

ماہ جون میں بھینی کھادر اور موضع اٹھوال میں تبلیغی جلسے کئے گئے جن میں مقامی تبلیغ کے کارکنوں کے علاوہ مرکز سے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور دیگر علماء سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ جلسوں کا اثر مجموعی طور پر بہت اچھا رہا۔ حاضری گزشتہ سالوں کی نسبت خلاف توقع بہت کافی تھی۔

مقامی تبلیغ کے کارکنوں کے علاوہ اس ماہ میں دو وفد مجاہدین کے بھیجے گئے۔

خاکسار۔ فتح محمد سیال۔ انچارج مقامی تبلیغ قادیان

مجاہدین کی پانچ ہزاری فوج

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے سونی صدی پورا کرنے والے احباب کی فہرست شائع کی جا رہی ہے

ہر وعدہ کرنے والے کو یہ نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ سال ہفتم کے ختم ہونے میں صرف چار ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ وہ جو کہتے تھے۔ کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ آخر میں ادا کریں گے۔ اب وہ غافل نہ رہیں۔ کیونکہ اخیری وقت قریب آ گیا۔ اگر وہ نومبر میں ادا کرنے کے خیال میں رہے۔ تو بہت ممکن ہے کہ آخر میں فیل ہو جائیں۔ اس طرح نہ صرف وہ ثواب سے محروم رہیں گے۔ بلکہ ان کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج سے بھی نکل جائے گا۔ اور وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ اور خدا کے حضور بھی وعدہ کر کے پورا نہ کرنے والوں میں شمار ہونگے۔ بلکہ وعدہ خلافی کے مجرم ہونگے۔ پس ہر وعدہ کرنے والا یہ کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ اگست کی شام تک سونی صدی مرکز میں داخل ہو جائے۔ لہٰذا احباب کہ حضور نے خطبہ جمعہ ۲۰ جون میں فرمایا۔ ہر وعدہ کرنے والا کوشش کرے۔ کہ ۳۱ اگست تک وعدہ پورا کرے۔ نیز احباب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی قسط وار کرنے کی اجازت ہے۔ جو لوگ نومبر میں جو اخیری مہینہ ہے دینے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ قسط وار دینا شروع کریں تا ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء تک ادا کر کے زیادہ ثواب لے سکیں۔ فہرست میں ترتیب وہی ہے جس سے احباب کا روپیہ مرکز میں داخل ہوا ہے

سید احمد علی صاحب دفتر الفضل سیالکوٹی ۵/۳
بابو محمد یوسف صاحب پنشنر آف کمپالہ ہاسٹنگ گجرات ۱۰۰
چوہدری محمد عثمان صاحب ایرانہ ہوشیارپور ۵/۵
چوہدری شریف احمد صاحب رعیہ ۴۵/
شیخ بشیر الدین صاحب معہ اہلیہ بکرانی سندھ ۱۲/ ۱۰/ ۱۔ انہوں نے گذشتہ چھ سال کا چندہ معہ اہلیہ ادا کر دیا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔
والدہ صاحبہ محمد اسحٰق صاحب دارالفضل ۵/۲
امیر علی خان صاحب حسین پور اودھ ۴۰/
چوہدری ولی احمد صاحب ادرحمہ ۵/۲
ممرد ار بی بی صاحبہ " ۵/
شیر علی صاحب کبیر ننگ ۵/
امام الدین صاحب محمود آباد فارم ۵/۸
ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال ۵/۸
صوفی غلام محمد صاحب معہ اہلیہ چک ۲۷۰ الف سندھ ۱۶/۱۳/
محمد اسمٰعیل صاحب چک ۲۷۰ الف سندھ ۵/۲
رحیم بی بی صاحبہ " " ۵/۲
مہر الدین صاحب " " ۵/۷
چوہدری جلال الدین صاحب پیچگانہ ۷/

چوہدری خیر دین خان صاحب پیچگانہ ۶/
سید فضل محمد شاہ صاحب چک ۱۶۶ مراد ۵/۶
میاں اللہ دین صاحب " ۱۲/
عبدالرشید خان صاحب معہ اہل و عیال بنارس ۱۴۰/
حکیم محمد حسین صاحب ودڈ ۲۰/
عبداللطیف صاحب " ۵/۶
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب سرسہ ۱۷/
فیض احمد صاحب معہ اہلیہ چک ۲۲ S.B. ۱۳/
چوہدری محمد علی صاحب باجوہ چک ۳۰ N.B. ۱۶/۔ آپ نے اپنے بیٹے عزیز ارشاد احمد صاحب عمر ۲½ سال کی طرف سے سات سال کا چندہ ۵/۶/۳۴ داخل کرنے کی حضور سے منظوری حاصل کی ہے۔ دوستوں کو یاد رہے۔ کہ ہر وعدہ کرنے والا اپنے عزیزوں کی طرف سے دے سکتا ہے۔ اور جس کے چندہ میں سے گذشتہ کوئی سال خالی ہو۔ وہ بھی اب خالی سال کا چندہ دے کر اپنے سات سال پورے کر سکتا ہے
اہلیہ صاحبہ ابوالخیر سعید احمد صاحب حیدرآباد سندھ ۱۷/

میاں میر احمد صاحب لائل پوری دارالفضل ۸/
غلام جیلانی خان صاحب شیخم پور ۶/
میاں فضل محمد صاحب دکاندار دارالعلوم ۱۰/۶
خان صاحب بابو برکت علی صاحب شملوی معہ اہلیہ قادیان ۱۱۴/
زینب اہلیہ مولوی محمد شہزادہ صاحب قادیان ۵/۴
علی مصطفیٰ صاحب سیرالیون ۱۰/ شلنگ
مولوی محمد صدیق صاحب فاضل " ۲/ ۶
علی رودیر صاحب " ۱/ "
ایچ۔ ایم ابراہام " ۱/ "
چوہدری پیر محمد صاحب چک ۱۵۲ ج۔ب ۵/۲
" غلام قادر صاحب چک ۱۶۸ ۷/۴
" شاہ محمد صاحب چک ۱۵۲ ۶/۴
" محمد صادق صاحب " ۶/
اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد شریف صاحب دارالفتوح ۵/۴
صفیہ اہلیہ محمد احمد صاحب مسجد فضل ۵/۴
اہلیہ صاحبہ سید غلام دستگیر صاحب " ۵/
امۃ اللہ اہلیہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے دارالفضل ۸/
چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ۲۴/
راجہ محمد عبداللہ صاحب بیک شمالی ۵/۲/۶
منشی عبدالکریم صاحب مدرس آنبہ ۵/۱
روشنائی صاحبہ " " ۵/
لفٹننٹ چوہدری فضل احمد صاحب گجرات ۱۳/
چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ معہ اہلیہ ڈلہوزی ۲۳/
قریشی غلام احمد صاحب ضلع دار نہر شاہ پور صدر ۲۴/
ولی محمد صاحب واعظ رشی نگر ۵/۱
غلام محمد صاحب گنائی " " ۵/۱
بابو محمد فاضل صاحب فیروز پور شہر ۳۳/۸/
حکیم عبدالعزیز صاحب معہ اہلیہ " ۱۱/۲/
چوہدری یوسف خان صاحب نمبردار ٹھٹھیانوالہ ۵/۸/
" برکت علی صاحب " ۵/۴
غلام مرتضیٰ صاحب سردارپور ۱۲/
عبدالرحمٰن صاحب ۵/
شیخ رحمت اللہ صاحب مرگا ۵/۳/
چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۳۳ ۵/۲/
علی محمد صاحب ولد عالم صاحب گنگی ۵/۴/

فضل الدین صاحب ولد جیون گوبیکی ۵/۴
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ۱۰/
ہمشیرگان شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ ۱۱/۶/
رحیم بی بی ولد بسم اللہ صاحبہ " ۱۱/۶/
شیخ رحمت اللہ صاحب فرزند شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ ۱۱/۶
ملک گل محمد صاحب پنشنر دارالعلوم ۱۲/
مولا بخش صاحب نزا معہ اہلیہ شورکوٹ ۱۷/
ایم عبدالرشید خان صاحب بھنڈار بریلی ۶۸/
ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب معہ اہلیہ پانی پت ۲۷/
ڈاکٹر ایم۔ اے۔ احمد صاحب منصوری ۵۰/
میاں عبدالرحیم صاحب جلد ساز دار الرحمت ۵/۸
چوہدری سردار محمد صاحب وجوان ۵/
" خدا بخش صاحب ٹانڈو ۶/
بشیر احمد صاحب ۶/
حاجی غلام احمد صاحب کریام ۵۷/
چوہدری نعمت خان صاحب " ۱۰/۳/
خورشید بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول ۵/۴
قریشی محمد سلیمان صاحب مسجد مبارک ۵/۷
مرزا عبدالحق صاحب وکیل گورداسپور ۱۱۷/
چوہدری اعظم علی صاحب بجاگووال ۵/
اکرام النساء صاحبہ سونگڑہ ۵/۸
چوہدری محمد علی صاحب محمود آباد فارم ۱۱/۸/
نصیرہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول ۵/
مبارکہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب دارالعلوم ۱۰/۴
اہلیہ صاحبہ محمد رمضان صاحب گجراتی خوشاب ۵/۱/۶
آپ نے نہ صرف سات سال کا ہی چندہ ادا کر دیا ہے۔ بلکہ آپ نے دس سال کا چندہ اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ادا کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔
چوہدری بشارت علی خان صاحب سرگودھا ۳۱/۶
مہر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشارت علی خان صاحب سرگودھا ۵/۶
چوہدری صاحب نے اپنے گھر والوں کی طرف سے ساٹھ روپے کی رقم یک مشت ادا کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء
محمد شریف خان صاحب کرنالی ۱۰/۳/
حافظ سعید عبدالرحمٰن صاحب دارالعلوم ۵/۷/
(باقی) (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بابت ۱۳۲۰ ہش ۱۹۴۱ء

۱۹۲۵ء سے ہر سال نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی یہ امتحان جس میں براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) بطور نصاب رکھی گئی ہیں۔ ماہ نبوت (نومبر) میں ہوگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ ہر احمدی پر فرض ہے۔ اور ان کتب کا مطالعہ نہ صرف یہ کہ ہر انسان کے اضافہ علم کا باعث ہوگا۔ بلکہ ان کا بار بار پڑھنا ان شاء اللہ ہر احمدی کے ایمان کی مضبوطی کا باعث بھی ہوگا۔ امتحانات کا سلسلہ بھی اسی لئے شروع کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ دوست جو کسی وجہ سے حضور کی کتب کا مطالعہ نہ کر سکتے ہوں۔ وہ کم از کم امتحان میں ہی شریک ہو کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف تصانیف کا مطالعہ کر کے اپنے ایمان کو تازہ کر سکیں چونکہ امتحان قریب آ رہا ہے۔ اس لئے جن احباب اور بہنوں نے تاحال شرکت امتحان کیلئے اپنے نام پیش نہ کئے ہوں وہ اب اپنے ناموں اور مکمل پتہ سے نظارت کو اطلاع دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

مالی کلاس کیلئے امیدواروں کی ضرورت

جو نوجوان باغبانی کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور مالی کلاس پاس کر کے اس لائن میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی سہولت اور سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر یہ صورت تجویز کی جاتی ہے۔ کہ ایسے دوست جو کہ کم از کم پرائمری پاس ہوں۔ صحت بھی اچھی ہو۔ اور مالی کلاس لائل پور میں داخل ہو کر امتحان پاس کرنا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد بھجوا دیں۔ درخواست داخلہ کی آخری تاریخ آخیر ماہ اگست ہے۔

شرائط یہ ہوں گی:۔ (۱) اگر وہ آخری امتحان مالی کلاس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ تو تحریک جدید کی جملہ ادا شدہ رقم یکمشت واپس کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ (۲) اس عرصہ میں ان کو دس روپے ماہوار ملے گا۔ (۳) امتحان پاس کرنے کے بعد کم از کم پانچ سال تک تحریک جدید کے فیصلہ کے بموجب کام کرنا پڑیگا۔ اس عرصہ میں ان کو پندرہ روپے ماہوار تنخواہ دی جائیگی۔ اس کے بعد کا پروگرام ان کی مرضی پر منحصر ہوگا۔ لہٰذا احباب اپنی درخواست امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بہت جلد ارسال فرما دیں۔ اس سال اسی ضمن میں صرف تین طلباء کو لیا جائے گا۔

انچارج تحریک جدید

تبلیغ کا زرین موقعہ

راما کرشنا مشن کراچی کے انچارج صاحب نے اپنے مشن کے ریڈنگ روم کے نام رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی مفت جاری کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس لئے اگر کوئی ثواب کے متمنی اور ذی استطاعت دوست اپنے خرچ پر یہ رسالہ مشن مذکور کے نام جاری کروا سکیں تو عنداللہ ماجور ہونگے۔ رسالہ ریویو انگریزی کی سالانہ قیمت صرف چار روپے ہے۔

منیجر ریویو انگریزی قادیان

یہ کس جماعت کا بجٹ ہے؟

ایک جماعت نے اپنا بجٹ سال ۴۲-۱۹۴۱ء بھجواتے وقت فارم بجٹ پر اپنی جماعت کا نام تحریر نہیں کیا۔ اس جماعت کے بجٹ میں درج شدہ عہدہ دار حسب ذیل ہیں۔ اگر وہ جماعت اس اعلان کو خود پڑھے یا کوئی اور واقف دوست پڑھیں تو براہِ مہربانی دفتر ہذا کو جلد اطلاع دی جاوے تاکہ یہ بجٹ ریکارڈ کیا جا سکے۔

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری سردار خانصاحب + سکرٹری مال ۔ چوہدری بہاول بخش صاحب
خزانچی ۔ میاں محمد حسین صاحب + امام مسجد ۔ میاں رکن الدین صاحب

ناظر بیت المال قادیان

ضرورت استانی

ادیب فاضل یا ادیب عالم سینیئر ورنیکلر استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۸۰ روپے ماہوار ہوگی۔ اگر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہو تو ۱۵۰ روپے دیئے جائیں گے۔

خواہشمند امیدوار جلد از جلد درخواستیں سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ اپنے متعلق تصدیق علیحدہ کاغذ پر مقامی عہدہ داران سے ساتھ بھجوائیں۔

ناظر امور خارجہ

تقرر سکرٹری مال جماعت احمدیہ کنڈیاں

بابو عبدالکریم صاحب کو جماعت احمدیہ کنڈیاں ۔۔۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حیدرآباد دکن ۲۸ ؍ جولائی معلوم ہوا ہے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۶ یا ۸ ؍ اگست کو حیدرآباد پہنچ رہے ہیں۔ آپ نواب اکبر یار جنگ بہادر سابق جج ہائی کورٹ حکومت نظام کے ہاں قیام فرمائیں گے۔

کلکتہ ۲۸ ؍ جولائی - آج بنگال کونسل کے اجلاس میں سر نظام الدین ہوم منسٹر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کھلے میدانوں میں زمین دوز خندقیں کھودی جا چکی ہیں۔ تاکہ کلکتہ پر ممکن بمباری کے وقت وہ لوگ جنہیں عمارتوں میں پناہ گاہیں میسر نہ آ سکیں۔ ان خندقوں میں چلے جائیں۔ مزید کہا کہ عام پبلک کی حفاظت کے متعلق حکومت ضروری تجاویز پر پوری طرح غور و خوض کر رہی ہے۔

علی گڑھ ۲۷ ؍ جولائی - کچھ عرصہ سے پنجاب کے اکالی یہاں آ کر ۲۵ یا ۳۰ ہزار ہندوؤں کو کیس دھاری سکھ بنا چکے ہیں۔ یہاں کے ہندو ان کی اس تحریک کو خطرناک سمجھتے ہوئے ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ہندوؤں کی حفاظتی تحریک کے ایک لیڈر ٹھاکر حکم سنگھ کو حال میں قتل کر دیا گیا ہے۔ چند ملزم گرفتار ہو چکے اور مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے۔

شملہ ۲۸ ؍ جولائی - ڈاکٹر ستیہ پال نے گورنمنٹ سے جو پیشکش جنگ میں امداد کے متعلق کی تھی۔ اسے منظور کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ ؍ جولائی - ایک نارویجن نے جو ہمبرگ سے ناروے واپس پہنچا ہے بیان کیا ہے۔ کہ آج کل جرمنی میں اس قسم کے جملے عام مقامات پر لکھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں: "ہم صلح چاہتے ہیں"۔ "ہم برلن کی حکومت کو برداشت نہیں کر سکتے"۔ "ہم اپنے خاوند اور بچے واپس چاہتی ہیں"۔

واشنگٹن ۲۸ ؍ جولائی مسٹر سمر ویلز نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ جاپان جرمنی کو سمندر کے رستہ جو سامان بھیج رہا ہے امریکہ اسے روکیگا مگر یہ قدم تب اٹھایا جائے گا۔ جب جاپان امریکہ کی ناکہ بندی کرے گا۔

لنڈن ۲۸ ؍ جولائی - ڈچ ایسٹ انڈیز نے جاپان کو تیل کی سپلائی بند کر دی ہے۔ اس حکم کے مطابق جاپان کو ۱۰ کروڑ ڈالر سالانہ کا تیل بند کیا گیا ہے۔ جاپانی مقبوضات کے خلاف بھی یہی پابندی لگائی گئی ہے۔

لنڈن ۲۸ ؍ جولائی چینی گورنمنٹ نے برٹش گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ برطانیہ میں چین کا سرمایہ ضبط کر لیا جائے۔ وجہ یہ ہے کہ چین کے بعض مقامات پر جاپان کا قبضہ ہے۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ ان مقامات کے ذریعہ جاپان برطانیہ سے تجارت جاری رکھے۔

لاہور ۲۸ ؍ جولائی - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ لوگوں کو ناجائز اسلحہ سے غیر مسلح کرنے کے لئے سی۔ آئی۔ ڈی اور پولیس نے پچھلے ہفتہ مختلف مقامات سے قریباً دو درجن پستول ..... ۲ برچھیاں اور چھویاں پکڑی ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ ناجائز اسلحہ کہاں تیار ہوتا ہے۔ حکام کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۸ ؍ جولائی - واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ بحر الکاہل کا امریکن بیڑہ ایک لمحہ کے نوٹس پر فوری کارروائی کرنے کو تیار ہے۔ پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے بیان کے بعد ٹوکیو میں مقیم امریکن سفیر اور اس کا سٹاف لگاتار سفارتخانہ کے کاغذات جلا رہے ہیں۔ مشرق بعید میں رہنے والے امریکن سفیروں اور دوسرے افسروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ واپس آنے کے لئے فوراً تیاری شروع کر دیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ امریکہ جاپان سے تعلقات توڑ لے گا۔

لنڈن ۲۸ ؍ جولائی - انقرہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے فرانس کے تباہ کن جہاز جو شام سے بھاگ کر استنبول میں پناہ گزین ہوئے۔ غیر مسلح کر دئیے ہیں۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - جاپان اور وشی گورنمنٹ میں ہند چینی کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی ایک شرط یہ ہے کہ دونوں حکومتیں مل کر ہند چینی کے بچاؤ کے لئے کوشش کریں گی۔ معاہدہ کے رو سے وشی گورنمنٹ ۸ ہوائی اڈے جاپان کو دے رہی ہے۔ جاپان نے خلیج کامران کی سمندری چھاؤنی پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - آج کیپ ٹاؤن میں جاپان کا تجارتی جہاز منیلا مارو جس کا وزن ۹۵۰۰ ٹن ہے ضبط کر لیا گیا

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - جاپان کے کچھ جہاز امریکن بندرگاہوں میں داخل ہونے سے جھجک رہے ہیں۔ حالانکہ مسٹر سمر ویلز نے انہیں یقین دلایا ہے۔ کہ مال اتار کر انہیں واپس چلے جانے کی اجازت ہو گی۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - آج روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سمالنسک کے مورچہ پر روسی فوجیں دشمن کا سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں کا زور ٹوٹتا جا رہا ہے۔ روسی فوجیں جوابی حملے بھی کر رہی ہیں لینن گراڈ کے مورچہ کے متعلق بھانت بھانت کی خبریں آ رہی ہیں۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے شہر کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ لیکن ناطرفدار ذرائع سے جو خبریں پہنچ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لینن گراڈ کے دکن میں جو دستے لڑ رہے تھے۔ انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ اور یہ مقام لینن گراڈ سے ۹۰ میل دور ہے۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - جرمن ہوائی جہازوں نے ماسکو پر پھر حملہ کیا۔ بہت تھوڑے جہاز شہر تک پہنچ سکے۔ ان میں سے ۹ کو گرا لیا گیا۔ جرمنی کا دعویٰ ہے۔ کہ اڈیسا پر بم گرا کر کئی جگہ آگ لگا دی گئی۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - مسٹر چرچل نے ہوس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ پر چڑھائی کا خطرہ دور نہیں ہوا۔ یہ سمجھنا کہ امریکہ یا روس ہمارے لئے لڑائی جیتیں گے۔ درست نہیں۔ سب فوجوں کو خبردار کیا جاتا ہے۔ کہ یکم ستمبر تک پوری طرح تیار ہو جائیں۔ اگر ہمیں اس جنگ میں ناکامی ہوئی۔ تو سب ناکام ہو جائیں گے۔ اور اگر ہم تباہ ہوئے۔ تو سب تباہ ہو جائیں گے۔ جرمنوں کی پہلے ہوائی طاقت زیادہ تھی۔ مگر اب ہم نے اس پر قابو پا لیا ہے۔ اب جرمن کوئی زبردست ہوائی حملہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہم اس پر زیادہ سے زیادہ پرزور حملے کرتے جائیں گے۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - جاپان نے اب تھائی لینڈ کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس پر طرح طرح کے الزام لگانے شروع کر دئیے ہیں۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - آج مسٹر روز ویلٹ کانگرس کے لیڈروں اور فوجی افسروں سے مشرقی ایشیاء کے معاملات کے متعلق بات چیت کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - آج جرمن ریڈیو نے اعلان میں نازیوں کو بڑی امیدیں دلائی ہیں۔ کہا گیا ہے۔ کہ سمالنسک کی لڑائی چند دن میں ختم ہو جائیگی اس وقت بہت سا سامان ہاتھ آئے گا روسی دستے بھاگنے ہی والے ہیں۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - آج مسٹر ایڈن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہٹلر نے روس پر فتح پانے کا جو پروگرام تجویز کیا تھا۔ پورا نہیں ہوا۔ اب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد صلح کے سلسلہ کی کوشش کرے۔ مگر ہم اس کا خاتمہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۹ ؍ جولائی - روم ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے سسلی پر حملہ کیا ہے۔

دہلی ۲۹ ؍ جولائی - آج حضور نظام کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ تین فیصدی سود پر حکومت نظام ۷۵ لاکھ روپیہ اور لگائے گی۔ اب تک یہ حکومت جنگ کی مدد میں ایک کروڑ ۷۵ لاکھ روپیہ دے چکی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی